

واولیاء اللہ القیامیہ پر ان طریقت و اعتقاد ائمہ اربعینت بعد انہما کہ خدا ہی تعالیٰ  
 برائے انسان ہے رسول خدا صام کے حقوق ہیں و مرشد کے تمامی حقوق اور بابت حقوق پر رافق  
 ہیں بلکہ حقوق مرشد کے و ابر و ادوار لوگوں کے حقوق پر نسبت نہیں رکھتے ہیں کہ حقوق  
 مرشد کے حقوق والدین سے بھی امتنا فامنا غنت بالا و زیادہ ہیں کہ انکا لے بعض المرقم  
 و الکلام فحق المرشد اعظم من حق الوالدین فان الوالد سبب لوجوب الی الاصل و الی الفایده و المرشد لایا  
 الباقید فانما المرشد متبیین لکنان العاقبہ و مع اعلی الاخرتین طائفہ الی الاخر و سبب الدائۃ  
 و در حقیقت مرشد حقیقی سبب حضرت رسول مقبول سلمو میں ہے چہ کہ ولادت ظاہری والدین سے  
 لیکن ولادت معنوی متعلق مرشد سے ہے ولادت ظاہری کے لئے زندگی چند روز و سہ  
 اور ولادت معنوی کے لئے ہمیشہ زندگی ہو کہ پیر و مرشد اپنے قلب روح سے مرید کی بنیاد پر  
 صاف کرتا ہو اور آلاء اللہ درونی کو پاک و ناپاک مرشد کے وسیلہ سے مرید لوگ خدا تک پہنچیں  
 کہو تمامی سعادات و نیوید و اخرویہ سے بڑھ کے ہے مرشد کے وسیلہ سے نفس نامہ و جویا لہ  
 نیست ہر مرکزی و مطہر ہوتا ہو اور انارگی سے مرتبہ اطمینان پہنچتا ہو اور کفر جہلی سے اسام  
 حقیقی میں آتا ہو پس مرید کو مرشد کی خوشنودی و رضا مندی میں سعادت اپنی جاننا چاہیے  
 اور پیر کی ناخوشی و ناراضی میں شقاوت اپنی سمجھنا چاہیے **لَا تَقْذِرْ لِلَّهِ مِثْلَ خُوشٍ** یعنی خوشی  
 و نیکی مرید کے دہلے پیر دی میں مرشد کی جو ب تک مرید اپنے تین مرشد کے مرید نہیں کہ ہم  
 کرتا ہو خدا ہی تعالیٰ کی مرید نہیں پہنچتا ہو آفت کو نہیں مرید کے لئے مرشد کی رنجش  
 و آزار ہیں ہو جو کوئی بغض مرید کے دہلے ہوتی ہو تدارک او سکام ممکن ہے لیکن  
 مرشد کی رنجش و آزار کا تدارک کسی چیز سے نہیں ہو سکتا آزار و رنجش پیر کا مرید کے لئے  
 شقاوت کی چیز ہو **لَا تَقْذِرْ لِلَّهِ مِثْلَ خُوشٍ** پس جو غلل مقتدات اسامیہ میں اور جو قور بجا آو  
 احکام شرعیہ میں ہوتا ہو نتائج و ثمرات رنجش و آزار پیر سے ہے کہ آخر کار خرابی میں ڈالے گا  
 اور سوا اسی خرابی کے کوئی نتیجہ نہ دیکھا چنانچہ اسی محل میں مرزا مظہر جانجانی نقشبندی مجددی  
 مرحوم اپنے مکتوب میں فرماتے ہیں کہ فقیر دوستوں کی نصیحت سے ناامید نہیں ہوتا مگر وہ  
 چیز سے ایک دنیا داروں کے اختلاف سے اور دوسرے مریدوں کی بد اعتقاد سے کہ فی زمانہ

مردم دنیا میں سے اپنے مرشدوں سے بد اعتقاد و نافرمان ہو کر خسران دینا و آخرت میں  
یعنی مبتلا ہوتے ہیں اور عاقبت اپنے خراب کہنے میں کیونکہ عید و نوا امر اس جہانگاہ سے  
اور علاج میں حضرت جید قدس سرہ اپنے رسالہ مہد و معاد میں فرماتے ہیں کہ حسن  
استفادہ دنیا و آخرت دین و دنیا کی اعلیٰ تعلیم و اعلیٰ تربیت مرشدین ثمرات محبت سے اور  
تمامی مناسبت سے ہر ایسے کہ سب افادہ و استفادہ کا ہر حق تقاضا جملہ مریدان و مشرکین  
سلسلہ علیہذا کو بفرش قدم سے بچا دے اور حسن استفادہ و خواص محبت بیدار ان طریقہ پر  
مستقیم کیلئے آئیں معلوم کرنا چاہیے کہ مثل مشہور ہے کہ کوئی بی ادب خدا تک نہیں پہنچتا اور  
یہ نامتناہی مرید لوگ آداب مرشد کے نہیں بجالاتے اور عذر عایت شر الظالمین خاص ہوئے ہیں  
پس خدا ہی سے محروم رہتے ہیں یہاں تک کہ جب مرید نے نہ عایت ادب کیا اور اپنے تیل  
خاص بھی بچنا اور اپنے مشغولات پر مشغول بھی نہیں ہوا تو حضرات بزرگان دین کے برکات  
محروم ہو گئے اور اگر آداب محبت و مرادات شر الظالمین راہ کے مریدوں کو ضروریات سے ہر  
نادر و افادہ و استفادہ مفتوح ہو و بقرینہ الکلیۃ فی الصلۃ و لا تکتفی فی الی الجلسۃ  
پس ضرور بلکہ جب کہ طالب و مرید لوگ تعلیم و تکریم و توقیر مرشد کی بجز آداب و مراتب کا  
حد سے زیادہ ملوث نہ کہیں کہ وسیلہ نجات ابدی کا اور سین مضمحل و افسوس صد افسوس کہ فی زمانہ  
مرید لوگ شر الظالمین مرشد سے محض ناواقف ہیں اسلئے وجہ سے فیضانِ پیرانِ طریقت سے محروم  
ذنا کام ہو کر منکالت میں گمراہ رہتے ہیں اور بد اسرار علیہا وفاقا صد غلطی کو نہیں پہنچتے ہیں  
پس واسطہ آگاہی مریدان و مرشدان سلسلہ علیہ قادریتہ رازقیہ نظامیت کے بطریق نصائح  
کھاتا ہے کہ آداب شر الظالمین کی انتہا نہیں ہے مرید لوگ سے کہاں ادا ہو سکتے ہیں جتنے  
کہ بیکال وین کتر ہو چنانچہ بعض آداب و شر الظالمین حوالہ کلمہ ہوتے ہیں گوش ہوش  
صدق و یقین سے مستجاب ہے کہ مرید و طالب صادق اپنے صدق دل سے حسن استفادہ  
روسی دل اپنے کو سب طرف دینا و دنیا سے بچ کر اپنے مرشد کے طرف متوجہ کرے  
اور اطاعت و تقلید و ہر دے و اتباع مرشد میں اپنے تیل گم کئے کہ بجز تصور و خیال  
مرشد کے اور کوئی تصور و خیال نہ کرے اور مرشد کے موجودگی میں فی اذن مرشد کے

خاموشی و اذکار میں مشغول نہ ہو اور مرشد کے حضور میں دوسرے کی جانب التفات نہ کرے  
اور باکیہ میں اپنے دل و چشم و گوش و بینی و غیرہ کے ساتھ مرشد کی طرف سے ہر ایک  
با ادب و شہتہ مشغول ہو کہ با ادب با انیب با ادب ہی انیب حتی کہ کسی ذکر و شغل میں بھی  
بجانب مرشد مشغول نہ ہو مگر بسوقت کہ جو کہ مرشد کو کہے و اجازت دے اور مسافرت  
میں اور سوائے روز غرض و مسرت کے کوئی غرض مرشد کے حضور میں ادا نہ کرے چنانچہ  
ایک نقل منقول ہے کہ کسی قنوت میں کوئی پادشاہ تھا کہ زیر او سکار و بر او سکا کہ اس کا  
اتفاق و تیر نہ کرے التفات اپنے کمر کی طرف کیا اور بند پارہ کو درست کرے لگنا لگا  
نظر بادشاہ کی و تیر نہ کرے پر پر ہی دیکھا کہ اس کی غیر کیا نہیں اور سستی پارہ میں مشغول  
بادشاہ نے زبان عتاب سے فرمایا کہ میں جائز نہیں رکھتا اور پارہ بند کرنا ہوتا ہے اس کا  
کہ تو تیر میرا ہو کہ تیر حضور میں بند قبیلہ کے طرف التفات نہ کرے اس غلطی پر اس کو سزا دی  
تو کہ نہ چاہیے کہ بسوقت و سائل دینا کے لیے اس قدر آداب و دقیقہ درکار ہیں پس سائل مصل  
الی اللہ کیواسطے بوجہ اتم و اکمل رعایت ان آداب کے لازم ہوگی مرتبہ و طالب کو چاہیے  
کہ حتی الامکان ایسی جگہ میں نہ بیٹھے کہ سایہ مرید کا مرشد کے چاہے پر اور اس کے سایہ پر  
پڑے اور مرشد کی جانتا نہ پڑا توں نہ کہے اور مرشد کی جا ہی و تیر نہ کرے اس کے اور  
طریق خاص کو اپنے استعمال میں نہ لے لے اور مرشد کے حضور میں پانی نہ پیئے اور کھانا  
کھاے اور کسی سے بات نہ کرے بلکہ کسی سے متوجہ نہ ہو اور مرشد کے صحبت میں اس کی  
نشد نگاہ کی طرف پائون پیچھا لے اور کعب دہن او سطر نہ تھو کے اور جو کہ مرشد سے  
نیک بردار ہو اس سے صواب جانے اگر چہ ظاہر میں صواب نہ ہو اس واسطے کہ مرشد جو کچھ  
کہتا ہے الہام سے کہتا ہے اور اذن سے کام کرتا ہے اس تقدیر میں کجائش اعتراض کی نہیں ہے  
اور اگر بعضی صورتوں میں الہام مرشد میں خطا را دے تو بھی ملامت و اعتراض مرشد پر  
جائز نہیں ہو کہ چونکہ خطا الہامی خطا ہے اجتہاد ہی کے رنگ میں ہے اور صلاہ اس کے  
جب مرید کو ایک قسم کی محبت اپنے مرشد سے پیدا ہوئی پس نظر محبت میں جو کچھ محبوب سے  
مناظر ہو تا ہے وہ محبوب معلوم ہوتا ہے اس وجہ سے جمالی اعتراض کے نہیں ہوتے اور جملہ امور

ہرگز جزئیہ میں اقتدار مرشد کی گئے کھائے میں پیسے میں سوئی میں اور عبادت کرنے میں  
 نہ نہ کہ مرشد کے طور پر ادا کرنا چاہیئے اور فتنہ کو مرشد کے عمل سے اٹھ کر ناپا چاہیئے اور کسی  
 اعتراض کو حرکات و سکنات مرشد میں راوند سے اگر چہ وہ اعتراض متعارف میں رانی کے  
 دلنے کے بلایت و اسوہ علیکم اعتراض میں سوا ہی حرمان کے کوئی نتیجہ نہیں ہو اور طلب  
 خوارق و کرامات اپنے مرشد سے نہ کرے اگر چہ وہ طالب بطور خواہر و سواس کے ہو چنانچہ  
 مشہور ہے کہ کسی مومن نے کسی پیغمبر سے معجزہ طلب کیا تھا سب نے طلب کرنے والے لوگ  
 کنار و اہل انکار میں اگر کوئی شبیدہ دلین پیدا ہو تو مرید کو چاہیئے کہ اسکو بلا توقف اپنے  
 مرشد سے عرض کرے اگر مرشد سے حل نہ ہو تو اسکو اسنے فتور فہم پر محمول کرے  
 کسی نقصان کو مرشد کی جانب مائد نہ کرے اور جو طائفہ ظاہر ہو اسے مرشد سے پرستیدہ  
 نہ کئے اور تعبیر و افادات کے مرشد سے طلب کرے اور جو تعبیر کہ خود طالب و مرید پر  
 مشکف ہو اسکو بھی ثابت میں مرشد کی عرض کرے اور صواب و خطا مرشد سے دشمن  
 کہنے اور اپنے کشف پر اکتفا نہ کرے کہ حق باطل کے ساتھ ملا ہوا ہو اور صواب خطا کے ساتھ  
 مختلط اور بی ضرورت اور بلا اجازت مرشد کے مرشد سے جدا نہ ہو کہ خلاف ادب ہو اور  
 آواز اپنی کو آواز مرشد پر بلند نہ کرے اور بلند آواز سے مرشد کے حضور میں بات نہ کرے  
 کہ کمال بی ادبی ہو مرید کو جو فیض فتوح کسی اور مشائخ سے پہونچے اسکو پیر کے واسطے سے  
 تصور کرے اور اگر مرید خواب میں یا مراقبہ میں یا غفلت میں دیکھے کہ کسی طرح کا فیض کسی  
 دوسرے شیخ سے پہونچا ہو اسکو بھی اپنے مرشد سے تصور کرے مکمل فی کتب  
 التصوف و عکاید العمل من السلف علیہ السلام اور جو طالب و مرید چاہے کہ وصول الی الحق حاصل کرے  
 چاہیئے کہ اوامر و نواہی و محامد و ذمائم سے بوجہ احسن مطلع و آگاہ ہو کر اختیار اوامر و محامد  
 اور ترک نواہی و ذمائم میں مطابق احکام شریعت کے جدوجہد کرے کہ ملکہ و عادت ہو  
 اب جانا چاہیئے کہ طالب کو جن امور کا اختیار کرنا ضروری ہو وہ یہ ہیں طہارت و تقویٰ  
 و عفت و صدق و قناعت و رحم و لینت قلب و تسویہ ظاہر و باطن و تزکیہ نفس  
 و جمیعت حواس و زہد و عبادت و حکم و تمیز و قلت طعام و قلت منام و قلت کلام

وقت میں موت عوام کے ساتھ ایک جیسے تھا تاہم وصیت عرفاء و سادات و علماء و کثرت ذکر خدا ہی انسانی و غیر انسانی و صفات و افضلیہ قلب و غیرہ جو قبل افعال حیدرہ سے ہوں اور بہن امور کا ترک کرنا ضروریات سے جو وہ بیچہ بین ضلہ و طبع و شہوت و غرور و کبر و بغض و حسد و فتاوت و بد اخلاقی و ریاء و خیر و محبت دینا و صحبت غیر عارف عوام الناس و کذب و افتراء وغیرہ جو قبیل افعال ذمیمہ سے ہوں جبکہ طالب و مرید مالک اس قسم ترک و اختیار کا ہو کہ منہیات شرعیہ سے زینہار خواب میں بھی مرتکب نہ ہو اور جملہ اعمال و کلمات سے بالکل بلا تشدد و ارادہ مناد رہوں کہ ارشادات مرشد پر عامل و ضابط ہو کہ ہرگز تساہل و عدول پر خلاف مرشد کے اس سے راہ نہادے پس ایسے طالب و مرید کو چاہیے کہ اپنے تین ایسے مرشد کے کلام پر بی اختیار کئے اور جو کچھ مرشد فرماوے اس کو گوش و لے سکرا و اس کی کتب و حقیقت پر یہو چکر بلا تجاہز و تقاضا سر مو عمل کئے اور بجا آوری احکام مرشد میں استقامت مستعد ہو کہ جان و دنیا گوارا کرے مگر عدول حکمی مرشد کی زینہار جائز نہ رکھے اور اعتقاد و اعتقاد سخن و کلام مرشد کا اس قدر دل میں متکون کرے کہ اگر جمیع معتلا و علماء محققین عالم جمع ہو کر اس کے پاس آویں اور جو مسئلہ کہ اس کے مرشد نے بیان کیا ہو خلاف اس کے بدلائل قاطعہ و براہین ساطعہ وہ سب بیان کریں تو وہ مرید بلا زینہار اس پر اعتماد نہ کرے اور یقین جانے کہ یہ علماء محققین عالم خطا و غلطی پر ہیں حق وہی ہے کہ جو مرشد نے ارشاد کیا ہو بقید اس کے مرید و طالب اپنے تین جمیع ارادات و خواہشات سے خالی کر کے اختیار میں مرشد کے کرمے اس طرح سے کہ جو مرشد کی مرضی ہو وہی اس کے صدور پر پادے جب کہ تقلید رقاصہ کی ہے کہ وہ اپنے حرکات و سکنات میں اختیار نہیں رکھتی اور بلکہ با اختیار استاد ہوتی ہے جس طرح استاد اسکا پختا ہے اور اس طرح وہ ناچتی ہے پس اس طرح مرید و طالب کو چاہیے کہ اپنے نفس کو اختیار میں مرشد کے کرمے جو راہ مرشد چلاوے اس راہ پر چلے خود مختار نہ رہے نہ کرے جب اس طریق پر کمال کو پہنچے تو چاہیے کہ تصور میں مرشد کے مشغول ہو اس طرح پر کہ صورت مرشد کو دیکھنے اپنے دل میں لایو فیہ کے اندر تصور کئے کہ جمیع خال و خلط و عصارہ وغیرہ شکل مرشد کو اپنے دل میں منجھتا منجھتا کہ جمیع وقت میں پیش نظر رکھے کہ صورت دل کی بیدار صورت مرشد

ہو تو انہوں نے رسول کا نام بردہ کا باطن لکھا باطن مرشد کو بلکہ اس سے بھی زیادہ ترقی کر کے کہ ہر ایک مسافر اپنے کو  
 اعضاء مرشد میں محو کر کے اس مشد کو خود مرید کہے جو کچھ رہے سو مرشد رہے۔ **هكذا التعليم في التسلية**  
**التعليم في الترقية الخطا من التسلية الكاظمين الكافرين** **لقد والله عاقد حديق في التسلية**  
 طالب صادق کو چاہیے کہ اپنے اعتقاد کو مرشد سے بہت صحیح رکھے اور دس و ساس شیطانی سے اپنے  
 عقیدہ میں لغزش نہ دی اگر خدا نخواستہ مرشد سے خوف ہوا تو بزرگان دین سے بلکہ رسول قبول  
 صلہ سے خوف ہوا اور انحراف رسول قبول صلہ سے معاذ اللہ عین انحراف خداوندی سے ہے پھر سوا اسے  
 دوزخ کے کہیں بچ سکا نہ ہو گا سمجھا چاہیے کہ ایمان کیا چیز ہے فقط اعتقاد کہ کسی خداوندی ہے کہ اور رسول خدا  
 کو آنکھ سے نہیں دیکھا ہے فقط عقیدہ پر ایمان لائے ہیں پس ایسا ہی عقیدہ کا درست رکھنا مشائخ کرام دیرین  
 برکت سے چاہیے بشرطیکہ موانع شریعت و طریقت کے ہو مریدوں اور طالبوں کو علی الخصوص  
 تقلید و اتباع مرشد کے ہمچے امور میں و فرمان برداری و خداوندی اسطرح پر کہ زمینار عدول حی  
 مرشد کی بوجہ میں البوہ جائز نہ کہی واجب و لازم ہے جہاں تکا ہو سکے در پیغ و قصور کر کے کہ بھی  
 وسیلہ نجات و مغفرت کا ہو گا اس واسطے کہ رضامندی و خوشنودی مرشد کی عین رضامندی و خوشنودی  
 خدا و رسول کی ہے اور ناخوشی و خلاف مرضی مرشد کی عین ناخوشی و خلاف مرضی خدا و رسول کی ہے  
 اور جو کوئی بے ادبی اور گستاخی بحق مرشد مرید و طالب سے صادر ہوگی وہ گستاخی دے بی ادبی عین  
 خدا و رسول کے ساتھ ہوگی ہر گاہ محبت مرشد کی عین محبت خدا و رسول کی ہے پس مرید و طالب  
 کو چاہیے کہ بدل و جان محبت دلی مرشد سے رکھو اور اپنے جان و مال کو مرشد پر خدا و تبار کر کے  
 اگر اسکو محبت خدا و رسول کی درکار ہے اس واسطے کہ مرشد کی محبت سے محبت خدا و رسول کی  
 حاصل ہوگی اور مرید و طالب اپنے تئیں فانی الشیخ کرے بعد اسکے توجہ مرشد سے مرتبہ فنا  
 فی الرسول اور اسکو حاصل ہوگا بعد اسکے متبرک رسول قبول صلہ مرتبہ فنا فی اللہ کو پہونچے گا  
**انشاء الله تعالی** متاہر اعلیٰ قاندر کا گوروں سیدہ الرحمۃ اپنی کتاب **نزهة الوسا الیہ** میں فرماتے ہیں  
 کہ آداب مرید کے ساتھ شیخ مرشد کے اور پردہ قسم کے میں صوری و معنوی لیکن آداب مرید  
 کا ہر ایک شرط و ضابطہ اور سات قواعد و محبت لیکن نہ اس مرتبہ پر کہ اخراط کو پرہیز  
 بائزہ اگر کم ہو و نہ ساری کہ جو خاص غرات عزیزی اللہ علیہ روح اللہ علیہا السلام کی واسطے تھا



اور نہ اس مرتبہ پر کہ تقریباً پیدا ہو کہ نصیح حقوق مرشد و سلب خدمت و حیثیت مرشد کی ظاہر ہو  
 مرید کو رعایت آداب کے ساتھ مرشد کی پر ضرورت ہے کہ علامت تقرب با خدا ہے اما آداب منوی  
 کو محبت اقسام میں اول غلو صفت و یابی حقیقت ساتھ مرشد کے اور خانی ہونا خیالات  
 فاسد سے اس واسطے کہ مرشد طیب الہی ہونا ہے اراض دین کا اور دل مرید کا سچا ہو جائے  
 و تعظیم شاکل مرشد کو بطور و رغبت و بگوشت ہوش یقین و بدل نہ بگوشت آب و گل اور  
 اگر مرید ایسا نہ لگا تو اس کو کچھ فائدہ نہ ہوگا بلکہ وہ خراب ہوگا بیوقوف کتمان اسرار مرشد جہاں  
 میر کرنا فرمودہ مرشد پر اس واسطے کہ میر متبع مراد ہے اور عدول سودی بقصد سے غیر عدم  
 اعتراض ہے اور اقوال و افعال و احوال مرشد کے + کما قال اللہ تعالیٰ لیسئل عما یفعل و یم  
 لیسئلونہ عبادتہ کہ جو کچھ مرشد فرما دے گا ہے انکار نہ کرے بلکہ حق جانی ششتم دیدہ عیب زبان  
 طعن کو کر دار مرشد میں بند رکھے اگر چہ کہ دار مرشد ظاہر میں زشت معلوم ہو لیکن باطن  
 میں درست ہوگا ہفتم مرید اپنے مرشد کا امتحان نہ کرے اس واسطے کہ امتحان تصرف ہے اور  
 کو کامل ہیں تصرف نہیں ہوتا پس ہر وقت طالب صادق کو مناسبت اپنے مرشد کامل کر ادا  
 پیدا ہو تو چاہیے کہ ملازمت میں مرشد کیے حاضر رہے و رعایت آداب شیخ و شرایط خدمت کا  
 دلو جو میں الوجہ خدمت گزار ہی و فرمان برداری مرشد میں دریغ و قصور نہ کرے و نیز آداب  
 مرید سے ہی کہ جو کچھ مرشد سے سنے اور سکھائے دل میں یاد رکھے بلکہ اس کو واسطے یادداشت کرے  
 لکھ کر رکھے کہ فراموش نہ ہو کیونکہ حضرت نظام الدین اویار علیہ الرحمۃ اپنی مرشد سے نقل کرتے ہیں  
 کہ انہوں نے فرمایا کہ نہ ہر سعادت اس مرید کے کہ جو کچھ اپنے مرشد سے سنتی و سکھائے ہوش  
 سے سنے اور اس کو لکھ کر رکھے کہ بعد دیر حرف کہ قلم سے لکھ لکھ کا ثواب طاعت ہزار سالہ اس کے فائدہ  
 اعمال میں ثبت ہوگا اور بعد مرید کے لکھ لکھ کی علیین میں ہوگی اور بعض مکاتیب حضرت خیر  
 ثانی علیہ الرحمۃ میں آیا ہے کہ مرشد نائب رسول اللہ صلی علیہ وسلم کا ہے متابعت شریعت و حفظ امر  
 مرشد کا بعینہ متابعت خدا و رسول ہے اور تعظیم نائب کی عین تعظیم خلیفہ کی ہے 21 ر  
 سلوک طریق بدون متابعت مرشد کے محال ہے پس مرید کو چاہیے کہ اپنے مرشد کو بیشک  
 متقی و متذکر ہو و بیاد بہتر شیوخ زمانہ سے جانے کیونکہ اصل اس ماہ میں عین امداد

رمدی استقامت سے جس قدر مرید صادق الادب ہوگا اور یہ جائیگا کہ مانتہ میرے مرشد کے دنیا میں  
 کوئی دوسرا شیخ کامل نہیں ہے اور سیندر اپنے مطلب کو بہت جلد پہونچے گا ورنہ محروم بھیگا اور نہ  
 محشر عند اللہ باخود ہوگا مرید کو یہ ہے کہ مرشد اس کا جس کام کو حکم کرے بسر و چشم انصرام اس کا  
 کہے و حتی المقدور اور اس میں اجمال نہ کرے ورنہ مردود ہوگا چنانچہ کتاب رشتات میں در سال  
 خواجہ شمس الدین فرماتے ہیں کہ دو مرید ان سے خواجہ بزرگ سے تھی نزدکو رہ کر ایک روز کہ مریدین خواجہ  
 بزرگ کے کوئی شخص جہان آئے تھے اور ان کو آب روان احتیاج تھا فرمایا کہ جانہ پانی کو دریا سے  
 لاؤ اور نہون نے تعمیل حکم میں قصور کیا اور کہتے ہیں کہ کام فرمایا بعد ایک مدت کے خدمت میں مرید  
 کے حاضر ہوئے اور سذر کیا کہ فلان سبب سے تعمیل حکم نہ ہو سکے خواجہ بزرگ نے کہ افسر ناخوش تھے  
 فرمایا کہ اے شمس الدین میرے حکم کی تعمیل میں اگر تو گردن اپنی کٹا تداور خون اپنا دریا میں بہانا  
 تو میرے حق میں بہتر ہوتا اس عذر سے جو تو کر رہا ہے چنانچہ بعد چندے خواجہ شمس الدین کو عارضہ  
 دماغی عارض ہوا اور اس میں جان بحق ہوئے اور اپنی مرشد سے ہجور رہے و حتی ہذا کسی مشائخ نے حضرت  
 حضرت علیہ السلام کو فرمایا ہے کہ آپ نے یہ مدارج و معارج کیا نہ حاصل کیے آپ نے فرمایا کہ میں  
 نہت پالیس برس کا مل اپنے مرشد حضرت علیہ السلام سے آستانہ ہر ایک قدم سے  
 کٹا رہا اور کشائش کا راد نے طلب کرتا رہا آخر الامر ادنیٰ برکت و فیضان سے یہ درجہات  
 چھو گئے کہ است الادب میں شیخ نظام سے منقول ہے کہ شیخ نور الدین فرزند حضرت  
 شیخ اشرف جاناگیر ایک مرتبہ امراض صعبین علیل ہوئے کہ الہی اراد کے علاج سے عاجز آئے ایک  
 طبیب یونانی آیا اور اس نے ایک روغن واسطے مالش کے ادب کے واسطے تجویز کیا کہ اس میں  
 سیتہ برگشت آدمی کا درکار تھا اس زمانہ میں حضرت شاہ اشرف جاناگیر روم میں تشریف  
 رکھتے تھے سب مرید لوگ حیران ہوئے کہ گوشت آدمی کا کیونکہ ہم پہونچے گا قاضی محمد روحی کو مرید  
 حضرت شاہ سے تھے یہ سب مرید کو کہتے اور داہنا بائیں اپنا کاسٹ کہ بائیں ہاتھ میں رکھ کر ہاتھ  
 اس طبیب یونانی کو دیا کہ روغن جو تیرا کہہ دیا رکھ و چپا سچہ بعد استعمال اس  
 روغن کے مریض کو تخفیف مرض ہوئی جب حضرت شاہ اشرف جہانگیر سفر  
 سے منامہ دہشت کے اپنے مکان پر تشریف لائے یہ حکایت سن کر قاضی زاد کو



[illegible]

جو اونی شریعت و طریقت کے جو چلیں برکت کی مرید کی مرشد سے مقبول ہو جیتی ہی کہ مرید کی دنیا دین  
در تو خواب موتی من کا قال الله تعالى ان الذي من قبایع و ناک ما یأیون الله ید الله قو اید  
من نکت و قایک علی نفسیه و من اونی اعاکد علی الله فی یوم الایام انفسد کو انجام کار پر چار ضرورت

سے چار کامی کند عاقل کہ باز آید پشمانی ۱۴ مریدی و بیعت کو دل لگی نہ پہنچا یا ہی بیہ ہٹا یا نہ پہنچا  
کہ جہان اور کہیل کیسیا بہرین یہ بہر ہی کہیل کہیل جس کیسیو یا یا یا تہہ کہ لیا اور جب یا یا چوڑ و یا  
ایسی حرکت برپا ہوئے کا انعام نہ دیکھنا چاہی کہ کس قدر خرابی و فتنہ خرابی میں ہوگی کہ سوای دوزخ  
کی کہیں نہ ناخوگام خدا کا قال الله من کان کونی پیر ہی پیر ابراہ نفسانیت و شرارت و خباثت  
و مالت و ممالک اپنی مرید کو شرک و کفر و بدعت و غیرہ ممنوعات شرعیہ پر خلاف شریعت و طریقت  
تعلیم کرے تو مرید اسکو ترہینار سیام نہ مکر ہی بلکہ ایسی پیر کو شیطان سمجھی کہ یہ بہہ شیطان بصورت  
انسان راہ خدا سی گمراہ کرتا ہے ایسی شیاطین فساد و فتنہ رشتہ کرین و مبتدعین کی بدعت جو خود  
شرک و کفر و بدعت و غیرہ ممنوعات شرعیہ میں گمراہ میں ہرگز جانکر نہیں اس زمانہ میں اکثر لوگوں  
فی پیشہ کما فی کما مقرر کر لیا ہی کہ اپنی تین وضع مشائخ پر صورت بنا کر بطع دنیا مرید کرتی بہر تی میں  
اور مکر و فریب سی بندگان خدا کو مرید کہ کے فضالت شیطان فی میں پہنچا تی ہیں اور  
براہ خدا سی گمراہ کرتے ہیں او وہ خدا نا ترس تسخیر مغلی سی دام ترویرو تغذیل الیسیا کو پہنچا تی  
میں کہ عوام اکثر خواص ہی او کی فریب میں اگر گمراہ ہوتی ہیں اور عاقبت اپنی خراب کرتی ہیں نیز  
افواں السلام کو ایسی اشخاص ضالین و مضلین سے گریز و پرہیز لازم ہی ایمانا اگر نا واقعیت میں  
اس طرح اتفاق ہو کہ لا علمی میں کسی شخص فی کسی شخص ضال و مضل کی بیعت کی و مرید ہوا اور بد  
بیعت کی فضالت و تغذیل اوس پیر شیطان کی مرید پر ظاہر ہو ہی تو فی الفور مرید اوس ہی فتنہ  
کری اور جناب الہی میں توبہ و استغفار کر کی شخص عارف باللہ و متقی صاحب شریعت و طریقت  
کی طرف مائل و توقف رجوع کرے کیونکہ شیاطین بصورت انسان پردہ میں پیران  
طریقت کی بندگان خدا کو گمراہ کرتی ہیں اور جاہل لوگ ایسی شیاطین کے دام مکر و فریب  
میں پڑتے ہیں مشعل مشہور ہے کہ ہر مہیسی کو تیسامو ذبیہ کو پیسا جیسا لوگ  
برسم دنیا اشخاص خلاف شریع کی گمراہ ہوئے ہیں اور مرسوم زمانہ سے نام

بیعت اشخاص منسبین و منسلکین کی مراد ہوتے ہیں و پس اپنی کردار کے دنیا میں مزا  
 یابی میں کہ اپنی پیروی و منشی بداعتقاد ہو کر طعون متعلق ہوں میں بہر حجتا سے میں  
 افسوس خدا افسوس کہ اس زمانہ قریب قیامت میں اکثر اشخاص جو براہ خدا استفہار  
 و بکار دنیا عقل پرین باوجود عقل و فطانت و زکا و چشم بینا و گوش شنوا کی دیدہ و دلہستہ  
 اپنی شامت اعمال سی اشخاص فلاح شرع کی جو تارک الصلوٰۃ و ترکیب منہیات شرع  
 کی فریب میں بی تامل بیت کرتی ہیں و بتقلید شخص ضلالت و ضلال گنہگار خدا کی ہو کر  
 ہم پر بھیجے جتنی ہیں اور ٹھکانا اپنا و فرخ میں بناتی ہیں آنکہ ہر نہیں پر وہ غفلت  
 کی پیروی میں شیطان فی دل انکا مضبوط پکڑا ہے دوست و دشمن کو نہیں پہچانتی ہیں  
 حسن و قبح میں تمیز نہیں کرتے ہیں شرک و کفر و منکالات و فحشیت میں گرفتار ہو کر خدا سی  
 دور میں ابد الابد کو دوری نہ مول لیتی ہیں اسطر حکمی بیعت خلاف شرع ہرگز جائز و صحیح  
 نہیں ہی یہ پیروی مرید سے حرکت شیطانی ہی برود و حشر میر ان محشر میں اسکا  
 حال معلوم ہو گا غافل و اب بھی بیدار و ہوشیار ہو آنکہ کہہ کہو خدا سی ڈر و اپنے  
 دلو میں انصاف کرو کہ جو شخص خود تارک الصلوٰۃ و متبدع بدعات سیکہ اور ترکیب  
 منوعات شرعیہ کا ہو گا وہ دوسروں کو راہ خدا کی ہدایت کیا کریگا ایسا شخص تو  
 خود خدا سی دور ہے پس ایسی اشخاص بیہودہ سی جو امور خلاف عادت صادر کرتے  
 ہیں کہ جنکو جاہل و احمق لوگ کراست کہتے ہیں یہ ہرگز کراست نہیں ہی کمال  
 غلط فہمی گراہونگی ہی بلکہ اسکو استدراج کہنا چاہی کہ جیسا فقہار ہنود یا ڈریان عیسائی  
 و غیر ہم کفار و مشرکین سے ایسی امور خلاف عادت واقع ہوتے ہیں پس انکو  
 ہی اولیاد کہو اور ادنی عقیدت رکھو خلاف پیغمبر کسی رہ گزیرا  
 کہ ہرگز بمنزل خود اہل سیدہ پس جو کوئی مسلمان برای نام خلاف طریقہ رسول اللہ صلی  
 علی و خلاف شرع شریف کی عمل کری وہ ہرگز وہی صاحب کمال نہیں یہ نہایت  
 غلط گمانی گراہونگی سے خدا سی و سے کافی البخاری رحمہ اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ  
 قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا طاعة فی معصیۃ اللہ اما الطاعة فی المعروف برادران

مسلمانان کو مناسب بلکہ واجب ہے کہ جب بتو قیام الہی قیام بیت و ارادہ و تعلق  
ہو اور جس کسی شخص حق پرست عارف باشد کی طرف دل و جوارح ہو تو پہلے ان سے  
عارف باشد کہ یہ خدمت میں حاضر ہو کر صحبت پیدا کرے اور اس کی اوقات  
و مدارات کو بغور تمام دیکھ کر عمل و کسب اور سکھائے بقا تو ان کی صحبت کی معارف  
و مقائق میں رہے تو اپنی عقیدہ کو اور سوائے مشہور و معروفی اور خدمت و سبھا اور یہ  
آداب میں اپنی عادت کرے۔ اگرچہ دل او سکھائے و سکھائے شرف مائوس و مانوس ہو اور  
عقیدہ اور سکھائے و سکھائے کو اس طرف پر مشہور ہو کہ پھر غرض نہیں پس  
اوس وقت اس عارف باشد کی دست حق پرست پر مشرف بہ بیت ہو مشغول  
نہیں کہ درین صورت اسید نیل مرام کی بہی متغیر رہی اور فی زمانہ جو لوگ تفسیر  
و یکمی و سمجھ پر کسیکے ہاتھ پکڑ لیتی ہیں اور مرید ہوتی ہیں اور پیوستہ بناتی ہیں اور اوس  
پیر کی حقیقت و ماہیت سے خبردار نہیں ہوتے ہیں گویا کہ کشتل و دیگر سموات و نیلا کی  
بلا اعتقاد و یہ رسم بیت چاہا اگر تھی نیز حفظ و رتبہ او سکھائے جانتے ہیں  
اور بس در پر پیچھے جب وہ پیر نامہ شخص اپنی حق پرستی و مروجہ مشغول  
کرتا ہے اور واسطی حیانت و نذر و دیگر فحشات مشینہ معمولی کے مرید کو تنگ پکڑتا ہے  
اور وہ اسکی اسکان میں غیر ممکن ہے پس یہ مرید اوس پیر نامہ شخص سے  
بلعقیدہ ہو کر بیت کو توڑتا ہے اور عقیدہ فاسد کرتا ہے پس ایسی دونوں  
پروہ مرید اغوا و شیطانی سعی ملود و مہون خلایق ہوتی ہیں اور قیام متین خاصیت عالم  
کے سامنے جو یہ کیفیت و حالت ان دونوں بدکردار کے گذرے محشر میں ہر روز  
محشر معلوم ہوئے قال اللہ تعالیٰ اوجز ان سببہ سنلکافن عفا و اصلح فاجزہ  
على اللہ زائد لا حیث الظالمین پس احقر و جمیعہ محض بتوفیق الہی مخصوص و اش  
برا و ان دینے مریدان و مسترشدان سلسلہ حلیہ قادریہ و زانیہ نظامیہ  
شاگردیہ مجاہدہ فکریہ کہ پیاس شیعہ خواہیے عقیقی کی بلا تعصب و نفسانیت یا یہ  
صحیح و ہدایت لابی راستہ بردارست سبک و کاست ختم کر کے واسطی

اشير وتوحيق واراو الطرق كسجج خود و افغان ديني بارگاہ كبرياي ميں درمقدار  
 اللہم ائدنا و عيّد لنا المومنين الباقين برسولك محمد المصطفى والمریدين في السلك  
 المرقوم والبرية اليقينة العلية القادسية الزاكية النظامية والذين ينفلون  
 في هذا السلك العلية في بيوت مستقبلا وثبتت اعدا منا واقد امهم على الصراط  
 المستقيم ونجّنا و اياهم على الالتفات الى العاصي والذاهبي وذاتنا و اياهم من الابتلاء  
 بالمفاسد والآلآهي وارنا و اياهم حقائق الاستياء كما هي بفضلك العيم ووقفنا و  
 اياهم بالاعمال الصالحة واعطنا و اياهم محبتك وحبّت رسولاك واجعلنا و  
 اياهم طريق السلوك اليك واحشرنا و اياهم في رفقة عبادة لك الموحدين الملتزمين  
 المسلمين وارزقنا و اياهم شفاعدة الشائسين وادخلنا و اياهم في شفاعدة  
 حبیبك محمد المجتبی شفیع المذنبين خاتمة النبين رحمة للعالمين ۝

سَيِّدِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ وَأَسْكِنْنَا وَإِيَّاكُمْ مَعَ النَّبِيِّينَ  
 وَالصِّدِّيقِينَ وَالشَّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ ۝ فِي سَطْرِ الْجَنَانِ  
 يَا ذَا لَبِّهَا وَالْأَمْتَيْنِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ  
 عَلَى الْإِسْتِمَامِ وَالْإِخْتِمَامِ  
 وَالصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ  
 عَلَى رَسُولِهِ مُحَمَّدٍ  
 سَيِّدِ الْآلَتِ  
 وَعَلَى آلِهِ الْعِظَامِ  
 وَأَخْبَارِهِ  
 الْكَرَامِ

